مرتبہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب (فاضل دیوبند)
مدرس دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک

اکوڑہ خٹک کے اجتماع پر ایک نظر

> اگر اس اجتماع کی کامیابی پر یہ امید رکھی جائے کہ "پھر چمن کی بہار لوٹ آئے" تو بے جا نہ ہوگی۔ اس موقع پر اہل اللہ بزرگان دین، علماء و اکابرین اور مشائخ سب کے سب جمع تھے یہ وہی لوگ تھے جن پر دین کی تمام تر ذمہ داریوں کا بوجھ ہے اور اسی مقصد کی جدوجہد کے لئے یہ با برکت ہستیاں جمع تھیں اب آپ خود ہی اس کی نوعیت کا اندازہ لگائیے
>
> مدیر

مورخہ ۹-۱۰ رشعبان ۱۳۶۹ھ مطابق ۲۷-۲۸ رمئی ۱۹۵۰ء بروز ہفتہ واتوار دارالعلوم حقانیہ کی جلسہ دستار بندی کا ایک عظیم الشان مذہبی اجتماع ہوا۔ اجلاس کی چار نشستیں تھیں پہلی نشست بروز ہفتہ بعد از نماز ظہر زیر صدارت حضرت العلامہ شیخ الحدیث جناب مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتوی منعقد ہوا۔ دوسرا اجلاس بعد از نماز عشاء زیر صدارت رئیس الفصحاء جناب خلیق صاحب مانکی شریف ہوا۔ تیسرا اجلاس ٹھیک گیارہ بجے زیر صدارت حضرت جناب خان زادہ عبدالحق صاحب رئیس اعظم شیدو منعقد ہوا۔ چاروں اجلاس بحمداللہ توقعات سے بالاتر بہت ہی کامیاب رہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ تقریباً دس ہزار سامعین محو سماع تھے: تانگوں کے اڈہ کے قریب ایک عظیم الشان پنڈال نہایت خوبصورتی سے تیار کیا گیا تھا۔ حاضرین کی اس قدر کثرت تھی کہ پنڈال میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ باہر بیٹھنے پر مجبور ہوئے لاؤڈ سپیکر

وغیرہ کا نہایت ہی اعلیٰ انتظام تھا۔ مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ بیرونجات سے بکثرت جلیل القدر اور معزز علماء کرام وشعراء ذوی الاحترام ودیگر مہمانانِ عظام دارالعلوم حقانیہ سے محبت وعقیدت رکھنے کی بناء پر تشریف لاتے تھے۔ سب سے پہلا اجلاس بروز ہفتہ بعد از نماز ظہر زیر صدارت حضرت العلامہ شیخ الحدیث جناب مولانا نصیر الدین صاحب منعقد ہوا۔ صدارت کی تجویز حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اپنے مخصوص انداز میں پیش کی۔ اور تائید حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی نے پرجوش الفاظ میں کی۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ ایسے اجتماع کے لئے جس میں دورۂ حدیث شریف کے طلباء کی دستاربندی کی جاتی ہو بجز ایسے شخص کے جو عرصہ ۳۱ سال سے حدیث نبویؐ کا درس بغیر کسی معاوضہ کے دے رہا ہو۔ صدارت کے لئے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جناب صدر مسندِ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ تجویز صدارت کی تحریک وتائید کے بعد برخوردار سمیع الحق فرزند ارجمند حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم حقانیہ نے تلاوت قرآن شریف سے افتتاح کی۔ بعدازاں صدرِ استقبالیہ کی طرف سے حضرت جناب مولانا روح الامین صاحب اکوڑوی نے خطبۂ استقبالیہ پشتو زبان میں نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ سنا کر سامعین کو محوِ حیرت کیا۔ اس کے بعد حضرت سید غلام علی شاہ صاحب اکوڑوی نے سپاسنامہ اردو زبان میں فصیح وبلیغ نہج سے سنایا۔ بعدازاں خان اعلیٰ خان محمد زمان خان صاحب آف اکوڑہ۔ باوجود ضعف وپیری کے لاؤڈ سپیکر کے سامنے تشریف لاکر ایک عالمانہ وادیبانہ انداز میں مختصر مگر جامع تقریر ارشاد فرمائی جس میں تمام معزز مہمانوں کا شکریہ اور شیخ الحدیث حضرت جناب مولانا عبدالحق صاحب بانی دارالعلوم حقانیہ کی انتھک کوششوں کی تحسین وآفرین کی۔ اور فرمایا کہ دارالعلوم حقانیہ اہالیانِ سرحد خصوصاً علاقہ خٹک کے رہنے والوں کے لئے موجب برکت وسعادت ہے۔ دارالعلوم حقانیہ کی ضروریات کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ سرحد میں وسیع القلب اور درد دل رکھنے والے رؤسا ہیں۔ اگر وہ توجہ وعنایت دارالعلوم حقانیہ کی طرف مبذول فرمائیں تو بعید نہیں کہ یہ دارالعلوم حقانیہ جو اب ایک جھونپڑی کی شکل میں ہے۔ قلیل عرصہ میں اس کے لئے ایک عظیم الشان بلڈنگ تیار ہو جائے۔ اور ایک عظیم الشان کتب خانہ بھی اس کے لئے میسر ہو سکے۔

بعدازاں شیخ الحدیث حضرت جناب مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ مہتمم وبانی دارالعلوم حقانیہ نے مہمانان دارالعلوم حقانیہ کا شکریہ اور مقدمہ روئداد پڑھ کر سنایا پھر ۲۴ فارغ شدہ طلبہ کی دستاربندی کی رسم ادا کی گئی۔ پھر جنابِ صدر نے صدارت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے عجز وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے فارغ شدہ طلبہ کو مؤثر پیرایہ میں نصیحت فرمائی۔ کہ وہ خلوص ورضا الٰہی کو ملحوظ رکھیں۔

اس کے بعد کھانے کے لئے جلسہ برخاست ہوا۔ کھانے کا انتظام دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے تھا۔ مہمانوں کے آرام اور خدمت کا بیڑہ علماء اور معززین وسادات ودیگر اہالیان اکوڑہ نے اٹھایا تھا۔ واقعی ان سب نے مہمانوں کی پوری پوری تواضع کی۔

مشاعرہ بعد از نماز عشاء ساڑھے نو بجے شروع ہوا جس میں سرحد کے معزز اور قابل فخر مشہور قومی شعراء کرام تشریف لائے تھے۔ حضرت رئیس الفصحا خلیق صاحب مانکی شریف نے صدارت فرمائی۔ مشاعرہ کے لئے طرح، جناب رئیس الشعراء حضرت مولانا عبداللہ صاحب نوشہروی نے تجویز کی تھی جس پر تمام شعرائے کرام نے بہترین طریقہ پر اپنے کلام کو منظوم فرمایا تھا بعض ممتاز شعراء کو حاضرین نے انعام بھی عطا فرمایا۔

شعرائے کرام کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ عالی جناب خان اعلیٰ الحاج خان محمد زمان خان صاحب خٹک۔
۲۔ جناب سمندر صاحب بدرشوی
۳۔ مولانا قاضی عبدالودود صاحب اسیر اکوڑوی۔
۴۔ جناب مولانا عبداللہ صاحب نوشہروی۔
۵۔ جناب اجمل خٹک۔ اکوڑوی۔
۶۔ جناب شان گل۔ زیارت کاکا صاحب۔
۷۔ جناب عجیب الرحمٰن کسکر اکوڑوی۔
۸۔ جناب محمد نواز خان خٹک شیدوی۔
۹۔ جناب عبدالوہاب صاحب شبنم جہانگیروی
۱۰۔ جناب سراج الاسلام سراج اکوڑوی
۱۱۔ ماسٹر عبدالجبار صاحب مضطر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن۔ اکوڑہ خٹک
۱۲۔ جناب محمد فیاض۔ فیاض شیدوی
۱۳۔ جناب عبدالرحیم فدا سرحدی آف ادینہ
۱۴۔ شیر علی خان صاحب خویشکی
۱۵۔ جناب سید غلام علی شاہ مظہر صدر اعلیٰ بزم ادب پشتو۔ اکوڑہ خٹک
۱۶۔ جناب نور محمد خان نوشہروی
۱۷۔ رستم خان صاحب اسسٹنٹ سروے سپرنٹنڈنٹ پاکستان۔ رسالپور چھاؤنی
۱۸۔ مولانا میاں حسین شاہ صاحب شیدو
۱۹۔ جناب قاضی عبدالسلام صاحب۔ زیارت کاکا صاحب حال نوشہرہ
۲۰۔ جناب قمرالدین صاحب قمر۔ لوند خوڑ

دوسرا اجلاس زیر صدارت جناب بادشاہ گل صاحب مدظلہ سجادہ نشین اکوڑہ ہوا۔ صدارت کی تجویز و تائید کے بعد جناب حافظ مولانا محمد ابراہیم صاحب مردانی فاضل دیوبند نے تلاوت فرمائی۔ تلاوت کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے بسوط تقریر اپنے مخصوص انداز میں فرمائی جس میں دارالعلوم حقانیہ کی ترقی و بقا کے لئے لوگوں کو ترغیب دلائی۔ اور دارالعلوم کے قیام پر اظہار مسرت فرمایا جس سے حاضرین از حد محظوظ ہوئے۔

اس سے قبل مولانا مصلح الدین صاحب نے عجیب پیرایہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آخر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے دعا فرمائی اور جلسہ دو بجے شب بخیر و خوبی ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس بروز اتوار ٹھیک ۸ بجے زیر صدارت جناب فخر العلماء حضرت مولانا عبدالحق صاحب فاضل امینیہ رئیس اعظم شیدو منعقد ہوا۔ تحریک صدارت جناب حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے پیش کی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے تائید فرمائی۔ بعد ازاں جناب مولوی عبدالحلیم صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ پھر قصیدہ عربیہ جو مولانا محمد لطافت الرحمٰن[۱] صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ نے دارالعلوم کی شان میں نظم فرمایا تھا محمد موسیٰ[۲] متعلم دارالعلوم نے سنایا۔ پھر دارالعلوم کی طرف سے عربی زبان میں سپاسنامہ مولانا تقویم الحق[۳] صاحب کاکاخیل فاضل دیوبند نے پیش کیا۔ پھر حضرت پیرزادہ مولانا بہار الحق صاحب قاسمی نے تقریر فرمائی جس میں دینی تعلیم اور اس کے اچھے نتائج اور ضرورت اور دنیوی تعلیم اور اس کی عدم اہمیت کو واضح کرتے ہوئے لوگوں کو دینی درسگاہوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی نے نہایت اور فاضلانہ انداز میں نہایت موثر اور شرح و بسط انتہائی فصاحت کے ساتھ کی۔ پھر جناب صلاح الدین صاحب اکوڑہ خٹک نے ایک نظم شاعرانہ خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔ اس کے بعد عزیز القدر مولانا سید الدین صاحب شیر کوٹی نے اپنی نظم پڑھی۔ آخر میں جناب مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری مہتمم تنظیم اہلسنت والجماعت اسٹیج پر تقریر کے لئے جلوہ افروز ہوئے۔

جلسہ کے خاتمے پر مہتمم صاحب نے جلسہ کی کامیابی پر خداوند کریم کا شکر اور تمام معزز مہمانوں کی آمد کا شکریہ اور سب کے حق میں کلمات دعائیہ فرمائے اور حضرت بادشاہ گل صاحب نے دارالعلوم کی امداد کی طرف لوگوں کو متوجہ فرمایا اور معاونین دارالعلوم حقانیہ کے حق میں دعا فرمائی بعد ازیں صدر اجلاس حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب شیدوی نے شکریہ کے ساتھ اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

۱؎ حال مدرس جامعہ اسلامیہ بہاولپور ۲؎ حال شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور مصنف و ادیب مولانا محمد علی البازی ۳؎ پرنسپل گورنمنٹ کالج مردان